REGISTERED. WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N 61-3

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۹　　شمارہ ۲۱

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۵ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۷؍رجب المرجب ۱۴۰۰ھ　　۲۲؍ہجرت ۱۳۵۹ہش　　۲۲؍مئی ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۹؍ہجرت (مئی) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مورخہ ۱۲؍مئی کی اطلاع مظہر ہے کہ
"حضور کو گردوں کی تکلیف اور ضعف ابھی چل رہا ہے"۔
احباب اپنے محبوب امام ہمام کے لئے دردوالحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے خاص فضل سے شفایابی بخشے اور صحت وسلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی عطا فرمائے آمین۔

قادیان ۱۹؍ہجرت (مئی) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان مع حضرت بیگم صاحبہ مورخہ ۲۱؍مئی کو رڑکہ کے سفر پر تشریف لے جارہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں آپ کا حافظ وناصر رہے آمین۔

ہ۔ مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں

※

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے ساتویں مرحلہ کے آغاز پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت کے نام خصوصی پیغام

الٰہی بشارتوں کے پیشِ نظر ہمارا ایمان ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کی دوسری صدی غلبۂ دین خاتم الانبیاءؐ کی صدی ہوگی

پس تمام دنیا میں بسنے والے احمدیوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جوبلی منصوبہ کی کامیابی کیلئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کیلئے ہر وقت مستعد رہیں

اپنے وعدوں کو مرحلہ وار سو فیصد سے بھی زیادہ پورا کیجئے۔ جو ابھی تک شامل نہیں ہوئے وہ بھی جلد شامل ہو جائیں

ساؤتھ ۲۰؍ہجرت (مئی) امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) نے دنیا بھر میں بسنے والے احمدی احباب کو تلقین کی ہے کہ وہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی مساعی کو تیز تر کریں اور غلبۂ دین خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد اس خصوصی پیغام میں فرمایا ہے جو کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے ساتویں مرحلے کے آغاز پر حضور نے عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے نام بھیجا ہے حضور نے تلقین فرمائی ہے کہ جن صاحب استطاعت احباب نے اس میں حصہ نہیں لیا وہ بھی اس میں حصہ لیں اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کے اجراء سے مالی فراوانی عطا کی ہے وہ اپنے وعدوں کو اپنی استطاعت کے مطابق کردیں حضور نے اس پیغام میں ان متعدد شیریں پھلوں کا ذکر کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس فنڈ کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کو عطا کئے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہے کہ ان روحانی افضال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النّٰــــــــاصِرُ

عزیز بھائیو اور بہنو!
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کو یاد ہوگا کہ ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر الٰہی منشاء کو پورا کرنے اور غلبۂ دین خاتم الانبیاءؐ کی مہم کو تیز تر کرنے کی خاطر میں نے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے قیام کی تحریک کی تھی جس پر دنیا بھر کے احمدیوں نے اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے محبت اخلاص اور پورے جوش وولولہ کے ساتھ اس فنڈ میں وعدے لکھوائے اور مرحلہ وار ادائیگی شروع کردی۔

الٰہی بشارتوں کے پیشِ نظر ہمارا ایمان ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کی دوسری صدی غلبۂ دین خاتم الانبیاء کی صدی ہوگی اس لئے جماعت کا فرض ہے کہ اس صدی کا شایانِ شان استقبال کیا جائے۔

میں نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر خدا تعالیٰ کے ان افضال کا ذکر کیا تھا جو صد سالہ جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں جماعت پر ہو رہے ہیں۔

- ملک سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں مسجد و مشن ہاؤس کی تعمیر۔
- لندن میں عالمی کسر صلیب کانفرنس کا انعقاد اور اس کے نتیجہ میں کروڑوں انسانوں تک پیغامِ حق کا پہنچنا۔
- سرینگر میں (جہاں حضرت مسیح علیہ السلام مدفون ہیں) مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر۔
- ناروے میں مشن ہاؤس کے لئے عمارت اور مسجد کے لئے جگہ کی خرید۔

(آگے صلا پر ملاحظہ فرمایئے)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

جماعت میں یہ خیال رکھیں کہ پہلی سے آخری جماعت تک کا کوئی بچہ مجھے خط لکھنے سے محروم نہ رہے

اگلے دس سال میں سکول کی عمر کا کوئی بچہ میٹرک سے پہلے سکول نہ چھوڑے

جماعت کی تعلیمی ترقی کے بارے میں مجلسِ مشاورت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

مجلسِ مشاورت ۱۹۸۰ء کے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۲ جماعت احمدیہ کے معیار تعلیم کے بارہ میں شوریٰ کمیٹی کی تعلیمی رپورٹ پر مشتمل تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے جس صورت میں منظور فرمایا اس کا ذکر تو فیصلہ جات شوریٰ میں ہوگا۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

آپ نے فرمایا:۔

"جب ہم نے یہ کمیٹی بنائی تھی اس وقت سے اب ہم بہت آگے نکل گئے ہیں گزشتہ جلسہ سالانہ پر میں نے وظائف کا اعلان کیا تھا کہ مستحق اور ذہین طلباء کو بغیر ذہنی نشوونما کے نہیں چھوڑا جائے گا اس کا نام انعامی وظیفہ نہیں بلکہ ادائیگی حقوق طلباء رکھنا چاہئے جتنا کسی کا حق بنتا ہے جماعت اس کا وہ حق ادا کرے۔ یعنی کسی کے حق کے ادائیگی میں جو کمی ہے وہ جماعت پوری کرے۔

فرمایا آئندہ دس برس کے اندر ہر احمدی قرآن کریم کی تعلیم اپنی عمر کے مطابق سیکھے۔ یہ کام خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہے۔ خدام نے کام شروع کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو احسن انجام تک پہنچنے کی توفیق عطا کرے۔ لجنہ کی رپورٹ آچکی ہے کراچی میں میں نے ۷ مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ پہلے مرحلے میں ہر احمدی گھرانے میں ایک تو تفسیرِ صغیر کا ہونا ضروری ہے اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن بھی ضروری ہے جو سورۂ کہف تک پانچ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ان کے خریدنے کے لئے اپنی اپنی کلب بنائیں اور جماعت ایک کمیٹی بنائے جو ان ہر سہ تنظیموں میں co-ordination پیدا کرے اور یہ دیکھے کہ ایک کتاب ایک گھر میں چار راستوں سے داخل نہ ہو۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم اگر اپنے خادم کو دے دے تو پھر لجنہ کو یا انصار کو یا جماعتی نظام سے اس گھر میں کتاب پہنچانے کی اس مرحلہ میں ضرورت نہیں۔ یہ جو سکیم میں نے کراچی میں شروع کی تھی آج اس میں وسعت پیدا کر رہا ہوں اور اسے ساری جماعت کے لئے دینی تعلیم سکھانے کی بنیاد بنا رہا ہوں۔ یہ سکیم اس سال مکمل ہو جانی چاہئیے۔

(۲)

کراچی میں میں نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ہر احمدی بچہ جس نے امسال کوئی امتحان دیا ہے وہ پاس ہوا ہے یا فیل ہوا ہے وہ مجھے خط لکھے اب یہ ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈرگارٹن) سے لے کر پی۔ ایچ۔ ڈی تک کا امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا۔

پانچویں کلاس کے وظیفہ کا امتحان (جو غالباً ضلعی سطح پر ہوتا ہے) اس میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں ہر ضلع میں جو احمدی بچہ آئے گا اسے میں اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب تحفہ کے طور پر اپنے دستخطوں اور دعائیہ فقرہ لکھ کر بھیجوں گا۔

آٹھویں کے وظیفہ کا امتحان جو غالباً ڈویژنل سطح پر ہوتا ہے اس میں ہر ڈویژن میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا اسے بھی اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

دسویں جماعت کا امتحان ایجوکیشن بورڈ لیتا ہے ہر امتحان میں Top کے ۲۰۰ لڑکوں میں سے جو بھی احمدی طالب علم/طالبہ آئے گا اسے بھی دستخطوں سے خط اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ کتب میں سے ایک تفسیر کی کتاب ان کی ذہنی قابلیت کی قدر کرتے ہوئے بھیجوں گا۔

ایف اے۔ ایف ایس سی میں بھی ہر بورڈ میں اوپر کی ۲۰۰ پوزیشنوں میں جو بھی احمدی طالب علم آئے گا اسے بھی دعائیہ خط اور ایک تفسیر کی کتاب بھجوائی جائے گی۔

یونیورسٹی کے امتحان میں بی اے کے لئے علیحدہ اور بی ایس سی کے لئے علیحدہ اوپر کے ۲۰۰ طلباء طالبات میں سے احمدی طلباء کے لئے اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کی کتابوں میں سے ایک کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

ایم اے۔ ایم ایس سی۔ میڈیکل یا انجینیرنگ کے فائنل امتحان میں ہر مضمون میں Top (چوٹی) کی سات پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا اسے دعائیہ خط تفسیر صغیر اردو یا انگریزی ترجمہ اپنے دستخط کر کے دعائیہ فقرے کے ساتھ بھیجوں گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تعلیم کی بنیاد ذہن رسا پر ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ جماعت کو ذہین بچے عطا کر رہا ہے۔ پس جو بچے جینئس Genius ہیں۔ جماعت ان کی ہر قسم

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیے)

خطبۂ جمعہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر میں نے جن وظائف کا اعلان کیا تھا وہ انعامی وظائف نہیں ادائے حقوق کے وظائف ہیں

اس سال ہر احمدی بچہ جو کسی کلاس میں نمایاں ہوتا ہے مجھے خط لکھے میں اپنے دستخطوں سے اس کو تحفہ دوں گا

پانچویں جماعت سے پی ایچ ڈی تک کے امتحانات میں اوپر کی ایک معین تعداد میں آنیوالے احمدی طلبا کو دعا کے علاوہ میں اپنے دستخطوں سے تحفہ بھیجوں گا

اگر جماعت نے اس عظیم منصوبہ سے جو میں نے تعلیمی میدان میں اس کے سامنے رکھا ہے غفلت کی تو وہ بڑی تکلیف اٹھائے گی۔

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۴ مارچ ۱۹۸۰ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

"گزشتہ جلسہ سالانہ پر میں نے جماعت کی تعلیمی پالیسی کا اعلان کیا تھا۔ اپنی طرف سے تو میں نے کافی وضاحت کر دی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ پوری طرح وضاحت نہیں ہوئی۔ جماعت کے طلباء بچیاں اور ایک گڈی میں نے بنائی تھی اس پر بھی۔

دنیا میں عام طریق یہ ہے کہ انعامی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ انعامی وظائف کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو ذہین ہے اور یونیورسٹی میں فرسٹ آجاتا ہے۔ مثلاً ایم ایس سی فزکس میں یا بی۔ ایس سی میں یا بی۔ اے میں یا ایف اے میں یا ایف ایس سی میں تو یونیورسٹی کی طرف سے اسے وظیفہ ملتا ہے قطع نظر اس سے کہ اس کے

خاندان کے مالی حالات

کس قسم کے ہیں۔ اگر ایک کروڑ پتی کا بیٹا ذہین ہو اور فرسٹ آجائے تو اسے وظیفہ دے دیتے ہیں۔ یہ ضرورت کے مطابق یا استحقاق کے مطابق اسلامی اصطلاح میں وظیفہ نہیں۔ یہ انعامی وظیفہ کہلاتا ہے۔ میں نے جن وظائف کا اعلان کیا تھا جلسہ پر وہ انعامی وظائف نہیں تھے، ادائے حقوق کے وظائف تھے۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اگر کسی بچے کو ذہن رسا عطا کیا اور علم کے میدان میں آگے سے آگے بڑھنے کی قابلیت اس میں پیدا کی۔ لیکن وہ بچہ

ایک غریب کے گھر میں پیدا ہو

تو اس سے سوال عقل یعنی جس کی نشوونما اسلام نے کی ہے یہ نتیجہ نہیں نکالتی کہ اس بچے کی پڑھائی کا کوئی انتظام نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اسلام نے ہر قوت اور استعداد جو انسان کو ملی ہے اس کے متعلق یہ وضاحت سے کہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اللہ کا منشاء یہ ہے کہ ہر قوت اور استعداد کی نشوونما ہو اور یہ نشوونما اپنے کمال کو پہنچے۔ اور یہ نشوونما اپنے کمال پر پہنچنے کے بعد اپنے کمال پر قائم رہے۔ اور یہ کہ اسی غرض کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت تھی

خدائے علام الغیوب کی نظر میں،

اس نے کائنات میں وہ پیدا کر دی۔ اگر کسی شخص واحد کو یہ حق جو خدا تعالیٰ نے قائم کیا ہے نہیں ملتا۔ تو وہ مظلوم ہے اور دنیا میں کوئی شخص یا اشخاص ایسے ہیں جو ظالم ہیں اور اس کے حق پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں علمی قابلیت کے متعلق علیحدہ بھی کھول کر بیان کیا ہے۔ کہ یہ قابلیت اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا:-

وَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

(الطلاق آیت ۱۳)

کہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کا اپنے علم سے احاطہ کیا ہوا ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے (یہ ایک لمبی آیت ہے جس کا آخری ٹکڑا میں نے آپ کے سامنے پڑھا) کہ خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے جب تک علم نہ ہو قدرت عقلاً ممکن ہی نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے متعلق کوئی جاہل دماغ یہ تصور کرے کہ وہ انسان کے جسم کی ضروریات سے واقف نہیں تو اسے ساتھ یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ انسان کی ضروریات کو پورا کرنے پر قادر بھی نہیں۔ جب اسے علم ہی نہیں تو وہ اس کی ضروریات کو پورا کیسے کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ قادر بھی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے علم نے

ہر چیز کا احاطہ

کیا ہوا ہے۔ ہر چیز کے اندر اور باہر ظاہر اور باطن کو وہ جانتا ہے۔ ان قوتوں اور استعدادوں کو بھی جانتا ہے جو ابھی نشوونما حاصل نہیں کر سکیں، انہیں بھی جانتا ہے۔ جن کو نشوونما کا ماحول مل جائے اور وہ نشوونما حاصل کر لیں۔ انہیں بھی جانتا ہے جنہیں نہ ملے اور وہ نہ کر سکیں لیکن اپنی قوت اور استعداد کے لحاظ سے ان کے اندر یہ طاقت تھی۔ اس لئے جس دائرہ میں انسان کو آزادی دی اس میں انسان پر یہ ذمہ داری ڈالی کہ تم دوسرے کے حقوق کو غصب نہ کرنا۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

جو ان کے آگے ہے اور جو پیچھے ہے وہ اسے جانتا ہے۔ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ (البقرہ آیت: ۲۵۶) اور اس عالمگیر محیط علم میں سے کسی چیز پر بھی انسانی دماغ احاطہ نہیں کر سکتا، اسے جان نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ کے اذن اور منشاء

کے بغیر۔ یعنی خدا تعالیٰ جب تک انسان کو عقل نہ دے اس وقت تک انسان خدا کے علم کے ایک چھوٹے سے حصے سے علم حاصل نہیں کر سکتا۔ جتنی ترقیات انسان نے کیں علم کے میدان میں وہ الٰہی اذن اور منشاء سے کیں۔

تو ان آیات سے بھی یہ پتہ لگتا ہے کہ علم سے ہر شئے کا احاطہ صرف اللہ تعالیٰ نے کیا ہوا ہے۔ اس کی منشاء کے بغیر کسی قسم کا کوئی علم بھی انسان یا کوئی اور چیز حاصل نہیں کر سکتی۔ انسان کے علاوہ دوسری جو جاندار یا دوسری اشیاء ہیں ان کی فطرت میں علم رکھ دیا ہے۔ مثلاً بھیڑ ہے۔ وہ چر رہی ہوتی ہے۔ وہ کسی سکول یا کالج کی پڑھی ہوئی تو نہیں ہے۔ لیکن ایک ایسی بوٹی ہے جس پر وہ منہ مارتی ہے اور کھاتی ہے اور ایک ایسی بوٹی اس کے ساتھ اُگی ہوئی ہے جس کو وہ سونگھتی اور رد کر دیتی ہے۔ کھانے سے انکار کر دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عقل کے اندر پہلے سے یہ علوم جو ضرورت کے مطابق تھے رکھ دیئے۔ لیکن انسان کو آزادی دی۔ اس نے ترقیات کرنی تھیں، اس نے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا تھا، اس نے دنیوی علم کے میدان میں، روحانی علم کے میدان میں آگے سے آگے بڑھنا تھا۔ انسان کو قوت اور استعداد دی اور کہا ان قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما کے لئے ہر چیز میں نے پیدا کر دی، اب تم کوشش کرو، ان چیزوں کو جو نشوونما کے لئے ضروری ہیں استعمال کرو اور آگے بڑھو۔

آگے بڑھو۔ آگے بڑھو

میری رضا کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرو۔ میری نعماء سے زیادہ سے زیادہ

فائدہ حاصل کرو۔

اس لئے ہر وہ بچہ جو کسی گھر میں پیدا ہوتا ہے وہ غریب گھرانا ہے یا کروڑپتی گھرانا ہے۔ اس کا یہ حق ہے کہ خدا تعالیٰ نے علمی میدانوں میں جو قوتیں اور استعدادیں اس کو دی ہیں اور جن کی نشو و نما سے وہ آگے سے آگے نکل سکتا ہے۔ ان قوتوں اور استعدادوں کی نشو و نما ہو۔ جو امیر گھرانہ ہے اسے خدا کہتا ہے اپنی دولت غلط جگہ استعمال نہ کر، اپنے بچوں کی پرورش پر استعمال کر۔ جو غریب گھرانا ہے اسے خدا کہتا ہے فکر نہ کرو۔ میں نے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی ہے۔ جو کام تم نہیں کر سکتے وہ جماعت کرے گی۔ اس جماعت نے اعلان کیا ان وظائف کا۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ جماعت کی جو تعلیمی پالیسی تھی، اس کا میں نے اعلان کیا۔

وہ انعامی وظائف نہیں ہیں۔ ادائے حقوق کے وظائف ہیں۔

مثلاً ایک بچہ ہے۔ ایف اے، ایف ایس سی اس نے پاس کیا۔ اور بی اے میں داخل ہوا۔ اس کے اپنے گاؤں یا علاقے میں کوئی کالج نہیں۔ دور اس نے جانا ہے۔ ہوسٹل کی رہائش اس نے اختیار کرنی ہے۔ ۴۰۰ روپیہ مہینہ اس کا خرچ ہے

ادائے حقوق کا وظیفہ

ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اگر وہ خود ۴۰۰ میں سے ۱۰۰ روپیہ خرچ کر سکتا ہے تو اسے مجبور کیا جائے کہ وہ ۱۰۰ روپیہ خرچ کرے اور جو بقیہ ۳۰۰ روپیہ ہے اس کا انتظام کر دیا جائے۔ اگر کوئی ۳/۴ خرچ کر سکتا ہے اس کا یہ حق نہیں کہ اس ۱/۴ کا بھی مطالبہ کرے اور کہے میرے بیٹے کو سارا دو۔ جس کے حالات ایسے ہیں کہ وہ ایک دھیلہ بھی نہیں خرچ کر سکتا۔ اس کا یہ حق ہے کہ اس سے ایک دھیلہ بھی نہ خرچ کروایا جائے۔ یہ ٹھیک ہے بعض دفعہ قربانی سیکھنے کے لئے ان سے تھوڑا سا خرچ کروانا بھی پڑتا ہے۔

لاہور میں جب ہمارا کالج تھا ایک بچہ بڑا ذہین۔ میرٹ سکالرشپ کی جو نئی سکیم چلی تھی اس میں وہ نہیں آسکا تھا۔ چند نمبر اس کے کم تھے ویسے ذہین تھا۔ احمدی نہیں تھا۔ وہ میرے پاس آیا کہ داخل کر لیں۔ میں نے اس سے حالات پوچھے۔ اس نے کہا میں خرچ کچھ نہیں کر سکتا اور میں ہر جگہ گیا ہوں۔ کوئی دوسرا کالج مجھے پڑھانے کے لئے تیار نہیں۔ سنا ہے آپ پڑھانے کا انتظام کر دیتے ہیں اس لئے میں آپ کے پاس آگیا ہوں۔ میں نے کہا اگر تم خرچ ہی کچھ نہیں کر سکتے تو تم نے میٹرک کس طرح پاس کر لیا۔ اس نے کہا میرا ایک بڑا بھائی ہے۔ وہ گورنمنٹ میں کلرک ہے۔ نوّے۔ سو روپیہ اس کو ملتا ہے۔ میرا باپ نابینا، ماں بھی نابینا۔ میرے بھائی نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ سکول میں مجھے رعائتیں مل گئی تھیں۔ گھر میں وہ مجھے روٹی دے دیتا تھا ... بھی دے گا۔ میں نے اس کے حالات سنے۔ میں سمجھا اس کا حق ہے کہ اس کو پڑھایا جائے۔ میں نے یہ بھی سمجھا کہ اس کا یہ بھی حق ہے کہ کچھ بوجھ اس کے اوپر ڈالا جائے۔ میں نے اسے کہا کل دس روپے لے کے آجانا

میں نہیں داخل کر لوں گا

اس نے چار سال ہمارے پاس گزارے، بی اے پاس کیا۔ چار سال میں صرف دس روپے اس سے لئے۔ اور اب میں جبکہ یہ بات کر رہا ہوں اب بھی مجھے تکلیف ہو رہی ہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اس دس روپے کی ادائیگی کے نتیجہ میں چند دن ان کے گھر میں نیم فاقہ رہا ہو گا۔ اتنی غربت تھی اس گھر میں۔ میرے دماغ نے فیصلہ کیا۔ جب تک یہ خاندان بچے کی تعلیم کے لئے کوئی قربانی نہیں دے گا۔ ان کو یہ خیال نہیں پیدا ہو گا کہ اس کو سنبھالا جائے اور یہ پڑھائی کی طرف توجہ دے۔

تو یہ چھوٹے چھوٹے بوجھ شاید ہمیں بھی ڈالنے پڑیں۔ اس کے سارے اخراجات ادا کئے گئے۔ بیماری کا خرچ تھا۔ ایک دفعہ وہ بیمار ہو گیا تو کالج کی طرف سے ساڑھے تین سو چار سو روپیہ خرچ کیا گیا۔ اس نے صرف دس روپے دیئے ہوئے تھے۔ ساری فیس معاف، اس سے ایک پیسہ نہیں لیا۔ اس کی ہر ضرورت پوری کی۔ لیکن وہ بڑا شریف دماغ کا تھا۔ اس میں عزت نفس بھی تھی۔ اس طرح بھیک منگوں کی طرح مطالبہ نہیں کرتا تھا۔ تو وہ چار سال پڑھا۔ اس وقت خلیفۂ وقت کی طرف سے مجھے حکم تھا کہ پڑھاؤ۔ میں پڑھاتا تھا۔ جماعت بڑی قربانی دے رہی تھی۔ سینکڑوں ایسے بچے جو احمدی نہیں تھے

ان کو جماعت احمدیہ نے ہر ممکن حد تک پڑھایا۔ اور کسی پہ یہ احسان نہیں اور کوئی فخر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ ساری عزتیں اور فخر اسی کو ہیں۔

میں نے ایک کمیٹی مقرر کی کہ قواعد بناؤ۔ انہوں نے

انعامی وظائف کے قواعد

بنا دیئے۔ حالانکہ میں نے وضاحت کی تھی کہ ادائے حقوق کے قواعد بننے ہیں پھر میں نے وہ سارے کاغذات ان کو واپس کر دیئے۔ دعا کریں کہ وہ جلد بنا لیں تاکہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے

یہ منصوبہ اسی سال سے شروع ہوا ہے۔ پچھلے سال کے۔ اس سے پچھلے سال کے جو طلبہ ہیں ان کو یہ زیر غور نہیں لائیں گے۔ اگر ان میں بہت ذہین ہے کوئی تو وہ اسی منصوبے کا دوسرا حصہ ہے کہ جو genius (جینئس) ہے اسے ہم ضائع نہیں کریں گے جو بہت ذہین دماغ ہے اس کو تو وہ چاہے تین سال پہلے کا ہو اگر اس قابل ہو تو اس کا بوجھ اٹھا لیں گے۔ لیکن وہ استثناء ہو گا۔ قانون جو ہے وہ صرف اس سال سے چالو ہو گا۔

جلسہ سالانہ پر میں نے جو تقریر کی تھی وہ سارے پاکستان میں باہر بھی پھیلی کراچی اور سندھ کے سفر میں میں نے دیکھا کہ ہمارے چھوٹے بچوں اور بڑے طالب علموں میں ایک بڑا جذبہ اور جوش ہے۔ بیسیوں نے مجھے کہا دعا کریں کہ جو آپ نے کہا ہے اتنے سائنسدان خدا دے ہمیں بھی اس فہرست میں خدا شامل کرے۔

آگے بڑھنے کا ایک جذبہ

ہے۔ ان کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی تھی۔ ان کے لئے میں نے کراچی کے خطبہ میں یہ اعلان کیا کہ اس سال ہر بچہ جو کسی کلاس میں پاس ہوتا ہے (پہلی میں بھی پاس ہوتا ہے) وہ مجھے خط لکھے، بچہ ہو یا بچی ہر ایک مجھے خط لکھے کہ میں پاس ہو گیا۔ اس کا فائدہ ہمیں یہ ہو گا کہ اگر ماں باپ یہ خیال کریں اور جماعتیں خیال کریں کہ یہ خطوط آجائیں تو ہمارے رجسٹر مکمل ہو جائیں گے ان کو میں نے کہا مجھے ہر بچہ جو خط لکھے گا اس کا جواب میں اپنے دستخطوں سے دوں گا۔

دوسرے میں نے یہ کہا کہ پانچویں جماعت کا امتحان محکمۂ تعلیم کی طرف سے ہوتا ہے۔ آٹھویں کا بھی۔ دسویں کا بورڈ کی طرف سے۔ انٹرمیڈیٹ کا بھی۔ چودھویں اور اس کے بعد یعنی بی اے۔ بی ایس سی اور اس سے اوپر یونیورسٹی امتحان لیتی ہے۔ میں نے ایک تعداد معین کر دی مثلاً آٹھویں کے متعلق میں نے کہا کہ ہر ریجن کے محکمہ تعلیم کا جو امتحان ہے ہر بچہ جو اس امتحان میں آٹھویں میں اوپر کی

تین سو پوزیشنز ہیں

آئے گا وہ مجھے لکھے کہ مثلاً ایک سو چپاسویں میری پوزیشن ہے تو اس کو خط کے علاوہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو تفاسیر چھپ رہی ہیں (پانچ جلدیں چھپ چکی ہیں آپ بھی ان کو خریدیں اور جو ذمہ دار ہیں وہ شائع بھی کریں) میں اپنے دستخط کر کے اور دعا کے ساتھ وہ ان کو تحفہ بھیجوں گا۔ اس سے اوپر کے امتحانوں کے بارہ میں بھی میں نے اعلان کر دیا ہے۔ وہ خطبہ جب الفضل میں چھپ جائے، سارے پاکستان۔ ساری دنیا کے جو احمدی طلبہ اور طالبات ہیں وہ بھی لکھیں۔ اس سکیم میں یہ جو ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب بھیجوں گا۔ باہر والوں کو انگریزی کا ترجمہ قرآن یا تفسیری نوٹ والا قرآن انشاء اللہ جائے گا۔

بات یہ ہے اور اسے اچھی طرح سن لیں۔ کہ آج کی دنیا نے دولت بڑی کمائی۔ لیکن آج کی دنیا ایسے موڑ پہ آگئی ہے کہ دولت ان کے کام نہیں آرہی علم ان کے کام آرہا ہے۔ آج اگر اخباروں میں آپ دیکھتے ہیں۔ کوئی جھگڑا ہو امریکہ اور روس کا۔ تو یہ آپ نے کہیں نہیں پڑھا ہو گا کہ امریکہ کے پاس اتنی دولت ہے۔ یہ آپ ضرور دیکھتے ہوں گے کہ امریکہ کے پاس اتنے ایٹم بم یا ہائیڈروجن بم یا کئی اور چیزیں ہیں یا اتنی submarine (سب میرین) ہیں یا اتنے ہوائی جہاز ہیں یا یہ اور وہ۔ جس کی بنیاد علم کے اوپر ہے۔ دولت سے تو نہیں بن جاتے یہ۔ جس نے

ایٹم کا باریک ذرّہ

توڑا۔ اپنے دماغ میں فارمولا بنایا، اس کے اندر چھپی ہوئی عظیم طاقت جو خدا تعالیٰ کے علم میں تھی (اور خدا تعالیٰ ہی) اس ذرّے میں وہ طاقت پیدا کر سکتا ہے۔ انسان پیدا ہی نہیں کر سکتا، اسے معلوم کیا اس نے۔ اسے پیسے کے زور سے تو نہیں معلوم کیا۔ علم کے زور سے معلوم کیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ علم کی غلام ہے دولت، دولت کا غلام نہیں ہے علم۔ یعنی علم کو علمی میدانوں میں آگے بڑھنے کے لئے دولت کی ضرورت ہے۔ بڑے sophisticated (سوفسٹی کیٹڈ) اپریٹس وہ تیار کرتے ہیں بڑا خرچ آتا ہے ان پر لیکن یہ کہ علم دولت کا غلام بن جائے یہ نہیں ہے۔ دولت جتنی بھی ہو، اس کی فراوانی ہو، علم کی ہمیشہ غلام رہتی ہے اس موڑ کے اوپر اگر جماعت نے غفلت کی اور یہ جو بڑا عظیم منصوبہ تعلیمی میدان کا میں نے جماعت کے سامنے رکھا ہے اس سے ذرا بھی بے پرواہی کی تو جماعت بڑی تکلیف اٹھائے گی۔ اس واسطے ہر گھرانے کا فرض ہے کہ وہ ایک ذہن بھی ضائع نہ ہونے دے۔

پہلے تو آپ کہتے تھے جی بچہ بڑا ذہین ہے کیا کریں پیسے نہیں۔ اب آپ یہ کہتے ہیں کہ بچہ بڑا ذہین ہے اور جماعت کہتی ہے ہمارے پاس پیسے ہیں ہم اسے پڑھائیں گے۔ پھر کیوں اس طرف سے آپ بے توجہی کریں گے۔

اس کا ایک حصہ جس کا

میں نے اعلان کیا تھا

وہ بھی بڑا ضروری ہے۔ اس عمر کے دائرے کے اندر جو میٹرک تک کی عمر ہے ہر احمدی جو آئندہ میٹرک کی عمر کو پہنچے وہ میٹرک کا امتحان بھی پاس کرے۔ یہ سکیم broad based (براڈ بیسڈ) ہے۔ میں علم کی بڑی چوڑی بیس رکھنا چاہتا ہوں وسعت کے لحاظ سے۔ جب تک یہ وسعت نہیں ہوگی اس وقت تک رفعت بھی نہیں ہوگی۔ جتنا اونچا مینار لے جانا ہو اتنی مضبوط بنیاد رکھی جاتی ہے۔ ہر بچے کو خواہ وہ تھرڈ ڈویژن میں پاس ہونا ہے۔ میٹرک پاس ہونا چاہیئے اگر آپ اگلے دس سال کے اندر اس مقصود کو حاصل کر لیں۔ اس ٹارگٹ کو آپ حاصل کر لیں تو دنیا میں انقلاب عظیم آجائے گا۔ آپ کی دنیا میں اور آپ کے اردگرد کی دنیا میں بھی۔ اور اس کے بغیر ہم اس ذہن کو اٹھا بھی نہیں سکتے جسے ہم نے اٹھا کے آگے لے جانا ہے۔ بہت سارے بچے اگر آپ نے آٹھویں میں ان کے ذہن مار دیئے اگر پانچویں میں آپ نے ان کے ذہن مار دیئے۔ وہ دسویں کے بعد آگے کیسے جائیں گے۔

یہ خیال غلط ہے کہ ذہن کا پتہ پہلے دن سے لگ جاتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ۶۰، ۷۰ فی صد ایسے بچے ہیں جو ابھی school age (سکول ایج) کے بھی نہیں ہوتے یعنی

اپنی عمر کے لحاظ سے

ایسے نہیں ہوتے کہ سکول میں داخل ہو سکیں ان کے ذہنوں کا پتہ لگتا ہے ہوشیار ہوتے ہیں لیکن میں تو بڑا لمبا عرصہ رہا ہوں اس میدان میں۔ مجھے ایک ایسے طالب علم کا علم ہے جس نے انٹرمیڈیٹ میں تھرڈ ڈویژن لی۔ جس نے بی ایس سی میں سیکنڈ ڈویژن لی اور اسی لڑکے نے ایم ایس سی میں فرسٹ ڈویژن لی۔ بعض ذہن آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تو صفت کا جلوہ ہر انسان پر مختلف ہے اور بعض ایسے بھی ہیں کہ انٹرمیڈیٹ تک آکے ان کا ذہن ختم ہو جاتا ہے۔ ویسے شروع میں بڑے ہوشیار ہوتے ہیں وہ۔ گورنمنٹ کالج میں ایک لڑکا پڑھا کرتا تھا بڑا متعصب، ہمارے ساتھ ہی داخل ہوا۔ آوازے کسا کرتا تھا اور وظیفہ لے کے آیا میٹرک میں۔ مگر ایف ایس سی میں فیل ہو گیا۔ اس لئے نہیں کہ اس نے پڑھا نہیں۔ پڑھتا تھا بڑا۔ مگر اس کا دماغ اتنا ہی تھا۔

اس واسطے شروع سے آخر تک ہم نے جائزہ لینا ہے۔ تاکہ کوئی ذہن کبھی ضائع نہ ہو جائے۔

یہ جو کمیٹی بنا ہے اس کو میں پھر توجہ دلا دوں۔ یہ انسانی نظائف نہیں۔

ادائے حقوق کے وظائف

ہیں۔

پھر مجھے خیال آیا کہ ایک لڑکا امیر ہے اگر وہ ذہین ہے تو اس کی بھی قدر ہونی چاہیئے۔ یہ تو نہیں کہ ہم کہیں کہ چونکہ تیرے پاس دولت ہے اس واسطے تیرے علم کی ہم قدر نہیں کرتے۔ یہ بھی غلط ہے۔ وظیفہ کی اس کو ضرورت نہیں اس لئے ہم اس کو وظیفہ نہیں دیں گے لیکن اس کے ذہن کی نوعِ انسانی کو ضرورت ہے اس کی۔ appreciation (ایپریسیئشن) ہونی چاہیئے۔ اس کی قدر ہونی چاہیئے۔ اس لئے (آج میں زائد کر رہا ہوں۔ اس وقت ایک چیز) ہر وہ لڑکا جو امیر ہے اور مستحق نہیں ہے ادائے حقوق کے وظائف کا، اگر وہ فرسٹ، سیکنڈ یا تھرڈ آتا ہے بورڈ میں یا یونیورسٹی میں تو اس کو یا ان سب کو۔ خدا کرے وہ سینکڑوں ہوں۔ جماعت کی طرف سے تمغے دیئے جائیں گے۔

صد سالہ جوبلی کے نام پر

اور چاہیئے یہ بچے دنیا کے کسی ملک میں رہنے والے ہوں۔ اگر وہ اپنے ریجن میں اپنے انتظام تعلیم میں فرسٹ آئیں یا سیکنڈ آئیں یا تھرڈ آئیں تو تین قسم کے تمغے ان کو دیئے جائیں گے۔ یہ بتانے کے لئے انہیں اور ان کے خاندان کو کہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک نعمت عظمیٰ قابلیت اور ذہن دیا۔ جماعت اور انسانیت کا ایک حصہ اس کی قدر کرتا ہے۔ اور جماعت ان کے لئے دعائیں کرے گی۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ وہ دولت پر نہ گریں بلکہ علم کی رفعتوں کے حصول کے لئے تکلیف اٹھا کر محنت شاقہ کرتے بلند سے بلند تر علم کے آسمانوں میں ہوتے چلے جائیں۔

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ کا جو اعلان ہے کہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کے دروازے ہم پر کھولے اور جس طرح قرآن کریم نے کہا ہے کہ أَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً۔ (لقمان آیت ۲۱) بامحاورہ اس کا ایک ہی ترجمہ ہو سکتا ہے کہ خدا چھت پھاڑ کے دیتا ہے۔ آسمانوں سے اس طرح اس کی نعمتیں نازل ہو رہی ہیں۔ علمی لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ اتنا دے، اتنا دے کہ جتنا دنیا شاید سنبھال نہ سکے۔ جماعت احمدیہ کو اس کے سنبھالنے کی بھی توفیق دے اور جماعت اسے سنبھال سکے۔"

(الفضل مؤرخہ ۲۳ اپریل ۱۹۸۰ء)

دعائے مغفرت

(۱) محترمہ دفات النساء صاحبہ اہلیہ محترم بابو عبدالرزاق صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ گونڈہ (یوپی) تین چار روز بیمار رہنے کے بعد رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ، محترمہ سعیدہ فاطمہ صاحبہ بی ایڈ معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی والدہ اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی خوشدامن تھیں۔ مرحومہ نیک۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ تہجد گزار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ اپنے پیچھے دو بیٹے اور دو بیٹیاں شادی شدہ اور برسر روزگار یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

(۲) خاکسار کے خسر محترم سعد اللہ کرم علی صاحب کی والدہ محترمہ سکندر آباد میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی مغفرت۔ بلندی درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل حاصل ہونے کے لئے تمام احباب جماعت دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار: شفیق احمد سندھی قادیان

ہفتۂ اطفال
۲۵ تا ۳۱ مئی ۱۹۸۰ء

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی خدمت میں گزارش ہے کہ اعلان کے مطابق ۲۵ تا ۳۱ مئی ہفتۂ اطفال منائیں اور ہر لحاظ سے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کیلئے بھرپور سعی فرمائیں۔ مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۹ء

قسط آخر

خلافتِ احمدیّہ اور اُس کی برکات

از محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

خلافتِ ثالثہ کا مبارک دور

یہ بھی حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک عظیم کارنامہ تھا کہ آپؓ نے اپنے ابتدائی زمانہ میں ہی خلافت ثالثہ میں رونما ہونے والے حالات کے پیش نظر جماعت کی ایسے رنگ میں تربیت فرمائی کہ تا جماعت آئندہ حالات میں اپنے فرائض سے کماحقہٗ عہدہ برآ ہو سکے اور کسی فتنہ سے دوچار نہ ہو چنانچہ انتخاب خلافت کے نازک مسئلہ میں آپؓ کی بروقت رہنمائی نہایت کارگر اور مؤثر ثابت ہوئی۔ اور جماعت مبائعین کی مجلس انتخاب نے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الثالث منتخب کیا اسی انتخاب کے ذریعہ کتب سابقہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بشارات پوری ہوئیں۔ اور جماعت کو ایک عظیم لیڈر اور بے نظیر شخصیت کے مل جانے کے بعد اسی جوہر کے ٹکڑے کے تقرر پر خدا تعالیٰ نے جمع کر دیا۔ جس کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۱۵ء میں بشارت دی تھی کہ:-

"ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں کہ فوج در فوج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے ..... دیکھو میں ایک آدمی ہوں۔ جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہوں گی۔"

(انوار خلافت ۱۹۱۵ء تا ۱۱۶)

خدا کی قدرت ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت کا عہدہ جلیلہ سنبھالنے کے کچھ دن کے بعد جماعت کو یہ بشارت سنائی۔ آپ نے فرمایا:-

"میں جماعت کو بتانا چاہتا ہوں کہ آئندہ پچیس تیس سال جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ہی اہم ہیں کیونکہ دنیا میں ایک روحانی انقلاب عظیم پیدا ہونے والا ہے ...... میں پورے وثوق اور یقین کے ساتھ آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں جب دنیا میں ایسے ممالک اور علاقے پائے جائیں گے جہاں کی اکثریت احمدیت کو قبول کر لے گی اور وہاں کی حکومت احمدیت کے ہاتھ میں ہوگی۔"

(خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء)

خلافتِ ثالثہ میں جاری شدہ تحریکات

(۱) — ۱۹۶۶ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو ہفتہ تا چھ ہفتہ کے لئے وقف کی تحریک فرمائی اور فرمایا ان واقفین کو مختلف جماعتوں میں بھجوایا جائے گا لیکن انہیں اپنا خرچ خود برداشت کرنا ہوگا۔ یہ بڑا اہم اور ضروری کام ہے۔ اور وضاحتاً فرمایا:-

"اگر ہم تبلیغ کے ذریعہ نئے احمدی تو پیدا کرتے چلے جائیں۔ لیکن تربیت میں عدم توجہی کے نتیجہ میں پہلے احمدیوں یا نئی نسل کو کمزور ہونے دیں۔ تو ہماری طاقت اتنی نہیں بڑھ سکتی۔ جتنی اُس صورت میں بڑھ سکتی ہے کہ پیدائشی احمدی پُرانے اور نو احمدی بھی اپنے اخلاص میں اعلیٰ اور بلند مقام پر فائز ہوں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء)

(۲) — حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کے چندہ کو مضبوط کرنے کا کام احمدی بچوں اور بچیوں کے سپرد فرمایا اور خواہش فرمائی کہ تمام احمدی بچے مستقل طور پر اس تحریک میں حصہ لیں اور ہر سال پہلے سے بڑھ کر اسے کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

ایک یہ بھی تحریک فرمائی کہ ریٹائرڈ اپنے آپ کو وقف جدید کے ماتحت کام کرنے کے لئے وقف کریں۔ بعد میں حضور نے معیّن طور پر جماعت سے پانچ ہزار ایسے واقفین کا مطالبہ فرمایا۔ اخبارات میں شائع شدہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ وقف عارضی کی تحریک میں حضور ایدہ اللہ کے فرمان کی تعمیل میں اب تک بفضلہٖ تعالیٰ ۴۳ ہزار افراد حصہ لے کر خدمت بجا لانے کا شرف پا چکے ہیں اللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

(خطاب حضور انور برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء)

۳۔ تعلیم و اشاعتِ قرآن کی پیہم تحریکات

جس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآن مجید کی وسیع پیمانہ پر اشاعت ہوئی تھی بعینہٖ خلافت احمدیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے دور میں شروع سے ہی اشاعت و تعلیم قرآن پر بہت زور دیا جا رہا ہے۔ اور حضور نے اس امر کو غلبۂ اسلام کے ضمن میں بنیادی اہمیت کا حامل قرار دیا ہے۔ اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو جو ناظرہ پڑھ لیں وہ ترجمہ سیکھیں اور جو ترجمہ سیکھ لیں وہ تفسیر سیکھیں اور پھر دوسروں کو بھی اس نور سے منور کریں۔

اسی طرح قرآن مجید کی وسیع اشاعت کے لئے حضور نے ابتدائی ٹارگٹ دس لاکھ نسخوں کی اشاعت کا منصوبہ بنایا ہے اور اس سلسلہ میں ارشاد فرمایا کہ پانچ چھ سال میں اس کی تکمیل ہو جانی چاہیئے حضور ایدہ اللہ نے ایک موقعہ پر یہ ارشاد فرمایا کہ " بانتخواہ مبلغ رکھ کر قیامت تک ہمارا کام ختم نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر ہم تبلیغ کے جہاد کے لئے صدق دل سے کمربستہ ہو جائیں۔ تو خدا تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو ضرور نوازے گا۔"

(الفضل ۱۱ اگست ۱۹۷۰ء)

پھر اسی سکیم میں مزید وسعت پیدا کرنے کے لئے ارشاد فرمایا:-

"اگر ایک لاکھ سائیکل تیار ہو جائے اور ہر سائیکل سوار ایک سو میل سفر کرے تو ایک کروڑ میل روزانہ سفر ہوگا۔ یہ سفر جماعت کے لئے بھرپور برکات کا موجب ہوگا۔" فرمایا — لجنات، خدام ناصرات، انصار اللہ بھی سائیکل خریدیں اور اس پر سواری کریں۔"

(بدر قادیان ۲۰/۸)

اس تحریک کا مقصد بھی قرآن مجید اور اسلام کی وسیع اشاعت ہے۔

۴۔ فضل عمرؓ فاؤنڈیشن

حضرت مصلح موعودؓ کی جدائی کا غم جماعت کے لئے معمولی غم نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے جماعت کے غم کو ہلکا کرنے کی آسمانی تدبیر فرمائی۔ اور وقت کے تقاضہ کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو شکر گزاری سکھانے کے لئے شوریٰ کے موقعہ پر جماعت کے سامنے فضل عمر فاؤنڈیشن کی سکیم رکھتے ہوئے فرمایا۔

"فضل عمر فاؤنڈیشن میں حصہ لینا دراصل حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ اپنی محبت کا عملی اظہار ہے"

چنانچہ ۵۳ لاکھ روپے اس فنڈ میں جمع ہو چکے ہیں۔ اور جو کام اس فنڈ کے ذریعہ انجام پا رہے ہیں اُن کی تفصیل الفضل میں شائع ہو چکی ہے جو حسب ذیل ہے:-

اس فنڈ کی اصل رقم محفوظ رکھی جائے۔ اس کے منافع سے حضرت مصلح موعودؓ کے جملہ خطبات غیر مطبوعہ تقاریر اور ملفوظات کی مکمل تدوین کا انتظام کیا جائے۔ پہلے خطبات عیدین شائع کئے جائیں اُن کے بعد خطبات نکاح۔ پھر خطبات جمعہ۔ اس کے بعد دیگر تقاریر۔ ملفوظات، خطبات اور تقاریر کی جلدیں کم از کم پانچ پانچ سو صفحات کی ہوں۔ حضورؓ کی سوانح حیات کو بطور مؤلف مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ترتیب دیں ان کے ساتھ بورڈ آف ایڈیٹوریل بھی مقرر کیا گیا ہے۔ عمدہ کتب و تحقیقی مضامین پر مشتمل رسائل لکھے جائیں۔ جامع لائبریری قائم کی جائے۔ ذہین طلباء کو تعلیم دلائی جائے وغیرہ۔

بفضلہ تعالیٰ معتدبہ مقاصد تکمیل پا چکے ہیں اور دیگر کام تدریجاً تکمیل پا رہے ہیں۔

صد سالہ جوبلی منصوبہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ خواہش تھی کہ احمدیت کے قیام پر سو سال پورے ہونے پر جشن منایا جائے۔

۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تفاصیل بیان فرمائیں جن کا خلاصہ یہ ہے:-

(۱) اٹلی اور فرانس میں جماعت کے مراکز کھولے جائیں۔ سپین میں نیا دار التبلیغ اور مسجد تعمیر کی جائے۔ فرانسیسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا جائے۔ مغربی افریقہ میں تین اہم مراکز قائم کئے جائیں پھر اُن مراکز سے سارے مغربی افریقہ میں تبلیغ کا کام پھیلایا جائے۔

(۲) قرآن مجید کی عربی تفسیر شائع کی جائے گی جو تفسیر کبیر کا ترجمہ ہو۔

(۳) چینی۔ سپینش۔ مغربی افریقہ کی زبانوں میں بھی قرآن مجید کے ترجمے شائع کرائے جائیں گے۔

یوگوسلاوین اور فارسی میں بھی تراجم کی بہت ضرورت ہے تاکہ شیعوں میں تبلیغ ہو سکے۔ خصوصاً ایران میں۔ اس منصوبہ پر جماعت کو بچاس ساٹھ لاکھ روپے خرچ کرنے ہونگے

(۴) مرکز کے انتظام سے ایک دوسرے کو اپنے جماعتی اور تبلیغی حالات سے باخبر رہنا چاہیئے۔

(۵) Radio Amateurs کے ذریعہ جماعت کے دوستوں کا باہمی رابطہ قائم رکھا جائے۔ قلمی دوستی کے ذریعہ بھی باہمی روابط قائم رکھے جائیں۔

(۶) دنیا کے کسی ایک علاقہ میں بہت بڑی طاقت کا ایک براڈ کاسٹنگ اسٹیشن قائم کیا جائے گا انشاء اللہ (حکومت پاکستان چھوٹے اسٹیشن کی اجازت دے سکتی ہے ان کے آئین میں ترمیم ہونے پر بڑے کی بھی اجازت مل سکتی ہے۔)

(۷) مرکز سلسلہ کے سالانہ جلسہ میں دنیا کے تمام ممالک کے وفود شرکت کریں۔

(۸) تصاویر کا تبادلہ کیا جائے اور بین الاقوامی تبلیغی البم بنائے جائیں۔

(۹) آئندہ تمام ممالک کے وفود اگر حکومت کو اعتراض نہ ہو تو اپنے اپنے قومی جھنڈوں کے ساتھ آئیں۔ اور یہ سب جھنڈے اکٹھے لہرائے جایا کریں اس سے ہر ملک کا تعاون بھی ہوگا اور بین الاقوامی برادری کا بھی علم ہوتا رہے گا۔

(۱۰) دنیا کی کم از کم سو زبانوں میں سلسلہ کی بنیادی تعلیم ساری دنیا میں پہنچائی جائے۔

اس سکیم میں حضور نے ابتداءً ۲½ کروڑ کا مطالبہ فرمایا اور بدر ۲ر مارچ ۷۸ء کی اطلاع کے مطابق اس میں ۱۲½ کروڑ سے زائد کے وعدہ جات حضور کی خدمت میں پیش ہو چکے ہیں۔ صدی کے آخر تک اس سلسلہ میں قربانیاں انشاء اللہ بڑھتی جائیں گی اور بفضلہ تعالیٰ اس عظیم منصوبہ کی مذکورہ شقوں پر عملدرآمد شروع ہو چکا ہے جن کی تفصیل میں جانے کا موقع نہیں۔ اس سکیم کے تحت روحانی پروگرام کا پانچ نکاتی پروگرام حسب ذیل ہے

(۱) ۱۸۰ مہینوں میں (یعنی جب سے یہ سکیم شروع ہوئی ہے) آخری ہفتہ میں کسی ایک دن روزہ رکھا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں۔ نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر کے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات مرتبہ سورہ فاتحہ کی دُعا روزانہ پڑھی جائے اور اس پر غور و فکر کیا جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید و درود شریف اور استغفار ۳۳۔۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

(الف) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

(ب) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

تسبیح و تحمید:- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

درود شریف:- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

استغفار:- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

غیر ممالک کے سفروں کے ذریعہ سے اشاعتِ اسلام اور قوموں پر اتمامِ حجت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی افریقہ، یورپ و امریکہ وغیرہ کے سفر اختیار فرمائے اور سارے یورپ کے متعدد شہروں میں اپنی تصاویر۔ پریس کانفرنسوں)۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر نشریات۔ نیز لنڈن میں بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد۔ پاکستان میں ۷۴ء کے ہنگاموں کے دوران صمدانی ٹریبونل اور اسمبلی میں پیدا شدہ تبلیغی مواقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے جو پیغام حق پہنچانے کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے اس سے نیز آپ کے زیرِ ہدایت جماعت کے ذمہ دار عہدیداران نے جاپان چین وغیرہ کا دورہ کیا ان سب مواقع سے مجموعی طور پر کروڑوں افراد تک خدا تعالیٰ نے حق پہنچانے کی توفیق بخشی۔ حضور کے سفر کوئی معمولی سفر نہیں تھے بلکہ ایسے ہی سفروں کی شان قرآن حمید میں "بِاَيْدِیْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ" کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے ان دوروں میں حضور نے عیسائی پادریوں اور مذہبی رہنماؤں کو سورہ فاتحہ کی تفسیر کی نظیر پیش کرنے اور قبولیت دعا کے بارے میں چیلنج بھی دیا مگر کسی کو مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔

عظیم شخصیتوں کی جماعت میں شمولیت اور بیرونی ممالک میں جماعت کی مقبولیت

حضور فرماتے ہیں:-

"پہلے اللہ تعالیٰ نے سابق گورنر جنرل جنرل گیمبیا الحاج سرفیری جنگ سنگھاٹے مرحوم کے ذریعہ الٰہی بشارت کے ابتدائی ظہور سے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ہمیں شاد کیا جبکہ انہوں نے لمبا عرصہ دعائیں کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مستعملہ کپڑے کا ٹکڑا حاصل کرنے کی درخواست کی۔ الحمد للہ انہوں نے برکت حاصل کرنے کی سعادت پائی۔ اب دوسری خوشخبری یہ ہے کہ ایک موجودہ سربراہ مملکت جو اپنے ملک میں بہت مقبول ہیں ان کی قوم انہیں باپ کہہ کر پکارتی ہے ان کے بیٹے نے بیعت کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔" (بدر ۱۲ر جنوری ۷۱ء)

اسی طرح حضور کے صد سالہ منصوبہ کے تحت ہونے والے کاموں کے سلسلہ میں سویڈن میں مسجد کی تعمیر۔ یورپ میں اسلام کی ترقی اور سلسلہ کی غیر معمولی مقبولیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بیرونی ممالک میں ہماری جماعت کے ذریعہ سرعت کے ساتھ لوگ ہزاروں میں نہیں لاکھوں کی تعداد میں اسلام قبول کر رہے ہیں"۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک (بدر ۶ر جنوری ۷۷ء)

اسلام و احمدیت کی غیر معمولی ترقیات کی بشارات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے بہت ساری بشارات سے نوازا ہے مثلاً

(۱) زیورک میں صبح ۴ بجے کے قریب مندرجہ ذیل الفاظ حضور انور کی زبان پر جاری ہوئے۔

مُبَارِكٌ وَّمُبَارَكٌ وَّكُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٍ يُّجْعَلُ فِيْهِ

یہ الہام جو مسجد مبارک قادیان کے بارے میں ہے معلوم ہوتا ہے یورپ میں تعمیر ہونے والی مساجد پر بھی چسپاں ہوتا ہے یا وہ بھی ان برکات میں حصہ دار ہیں۔)

(۲) حضور کی زبان پر مندرجہ ذیل مصرعہ جاری ہوا ؎

تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا

"یورپ کے نو مسلم احمدی اپنے ایمان، اخلاص اور قربانی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ترقی کر رہے ہیں اُن کے دلوں سے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت پھوٹ پھوٹ کر بہتی ہوئی ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ غلبہ اسلام کی بشارات ایک عظیم ذمہ داری ہم پر عائد کرتی ہے"۔ (الفضل ۱۴ر اکتوبر ۶۷ء)

(۳) کوپن ہیگن میں سوتے وقت حضور کو یہ آواز سنائی دی۔

"اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فرشتے اُترنے لگے ہیں"۔ (الفضل ۱۴ر اکتوبر ۶۷ء)

(۴) وَسِّعْ مَكَانَكَ اس الہام کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ میں تا تعمیر سرائے مہمان خانہ۔ احمدیہ شفاخانوں۔ احمدیہ مشن ہاؤسز۔ مساجد وغیرہ کی تعمیر عمل میں آئی اور مزید توسیع کا کام بفضلہ جاری ہے۔ اسی طرح ربوہ میں جدید پرنٹنگ پریس کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا تھا ہمارا عزم اور ارادہ یہ ہے کہ دنیا کے ہر انسان کے ہاتھ میں قرآن مجید کے متن کا ترجمہ اور تفسیر پہنچا دیں۔ بعض اہم تعمیرات مثلاً جلسہ سالانہ کی نشستگاہ مینارۃ المسیح ہال وغیرہ کی بھی نوبت قریب نظر آرہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ

دُنیا میں روحانی انقلاب کے آثار

ایک زمانہ وہ تھا کہ جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا ؎

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا

یہ دور اب بفضلہ گذر چکا ہے اب موجودہ وقت میں جو احمدیت کی تبلیغ کے لبد رو چل پڑی وہ مندرجہ بالا شعر کے دوسرے مصرعہ کی صداقت کو آشکار کر رہی ہے جو یہ ہے ؎

اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

چنانچہ خلافتِ ثالثہ کے دور سے تعلق رکھنے والے کچھ واقعات اس ضمن میں بیان کئے جاتے ہیں چنانچہ الفضل ۸ر مئی ۶۸ء میں ٹائمز کے حوالہ سے یہ عبارت لکھی ہے۔

"دوسرے فرقے تو مذہب اسلام کو قابلِ ذکر انداز سے خراج تحسین پیش کرتے ہی ہیں لیکن رومن کیتھولک چرچوں نے پہلی مرتبہ ہستی باری تعالیٰ کے ماننے والے مذاہب کے بارے میں عزت و احترام کا اظہار کیا ہے"۔ لنڈن کے مشہور اخبار ڈیلی ٹیلی گراف نے یہ خبر ۸ر اگست ۷۷ء کو شائع کی۔

Professor A. Faber Kaiser جو موازنہ مذاہب عالم کے امریکن پروفیسر ہیں انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام) صلیب پر فوت نہیں ہوئے اس کے بعد بھی زندہ رہے اور سرینگر کشمیر میں مدفون ہیں انہوں نے بتایا کہ سلیم سرینگر میں اپنے خاندان کا شجرہ حضرت مسیح علیہ السلام سے ملاتے ہیں اور بڑے اہتمام سے ان کے مقبرہ کی حفاظت کرتے ہیں۔

ہالینڈ کے اخبار میں احمدیت پر ایک مستشرق نے اعتراضات کئے ان اعتراضات کا جواب ایک آزاد خیال کیتھولک اخبار نے از خود دیا (الفضل ۲۶ر جنوری ۶۸ء)

اسی طرح ہمارے ایک مبلغ کمال یوسف صاحب لکھتے ہیں :-

"جس پادری نے ہمارے خلاف مضامین لکھے ہیں اس اخبار میں ایک ایڈیٹوریل۔ سات مختلف مضامین پادری کے خلاف اور ہمارے حق میں چھپے ہیں اور بہت سے خطوط بھی ایک خط سات دستخطوں سے چھپا ہے جس میں لکھا ہے اگر پادری کی رائے اسلام کے خلاف اس کی ذاتی نہیں بلکہ اس کے چرچ کی ہے تو ہم سات آدمی چرچ سے علیحدہ ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ اس نوعیت کے متعدد خطوط اس میں شائع ہوئے ہیں۔"

(الفضل ۸ر فروری ۶۸ء)

نومبر ۶۶ء میں مشرقی افریقہ۔کینیا۔ یوگنڈا۔ ٹانگانیکا کے تمام سکولوں کے سنئیر کیمبرج کے سالانہ امتحان میں ہسٹری کے پرچہ میں ایک سوال یہ بھی تھا اور یہ پرچہ انگلستان سے مرتب ہو کر آیا تھا۔

Describe the work and influence in East Africa of the Ahmadiyya Missions -?

کہ مشرقی افریقہ میں احمدیہ مشن کی کارگذاری اثر و نفوذ کے بارہ میں بیان کریں۔؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ——!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور میں جاری شدہ تحریکات پر بفضلہٖ ہر جگہ عمل ہو رہا ہے اور خوشکن نتائج سامنے آ رہے ہیں ان کی تفصیل میں جانے کی دقتِ تقریر میں گنجائش نہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ عظیم بشارتیں جماعت کو سنائی ہیں وہاں ان کی وجہ سے عائد ہونے والی عظیم ذمّہ داریوں کے بارہ میں بھی بارہا جماعت کے افراد کو توجہ دلائی ہے حضور نے قرآنی اشاعت کی سکیم کے بارے میں دعا فرمائی ہے کہ

"اے خدا تو اپنے فضل سے ایسا ہی کر کہ تیرے فضل کے بغیر ایسا ممکن نہیں۔ اے زمین و آسمان کے نور ایسے حالات پیدا کر دے کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی۔ دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نورِ قرآن سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں۔" آمین

حرفِ آخر :-

اب حضرت مصلح موعودؓ کی نصائح اور وصیت پر خاکسار اپنی تقریر کو ختم کرتا ہے۔ فرماتے ہیں :-

"وہی شخص مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا کہ بکری کا بچہ کر سکتا ہے۔"

اور پھر تمام جماعت کو آخری نصیحت فرماتے ہیں :-

"اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں نبوّت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیرات کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے تم خلافتِ حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو دنیا میں اونچا کرے اور اس جہان میں بھی اونچا کرے تا مرگ اپنے وعدوں کو پورا کرتے رہو اور احمدیت کے مبلغ اسلام کے سچے سپاہی ثابت ہو اور اس دنیا میں خدائے قدوس کے کارندے بنو کیا تمہارا خدا اتنی طاقت بھی نہیں رکھتا جتنی کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام رکھتے تھے۔ مسیح ناصری علیہ السلام تو ایک نبی تھے اور محمد رسول اللہ تمام نبیوں کے سردار تھے۔ خدا تعالیٰ ان کی سرداری کو تمام جہان میں قائم رکھے اور ان کے ماننے والوں کا جھنڈا کبھی نیچا نہ ہو اور وہ اور ان کے دوست ہمیشہ سربلند رہیں۔ آمین ثم آمین۔"

(منقول از الفضل ۲۰ر مئی ۱۹۵۹ء)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ڈوموریہ میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۵ر اپریل ۱۹۸۰ء کو موسیٰ بنی مائنز سے چھ میل دور ڈوموریہ بستی میں جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کے زیرِ اہتمام ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت شری رجنی بانی نے کی یہ جلسہ شام کے چھ بجے خاکسار کی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوا مکرم شریف احمد صاحب اور مکرم مسعود احمد صاحب نے نظم خوانی کی اس کے بعد تقریر کا پروگرام شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی نے جلسہ کی غرض و غایت پر کی بعدہٗ شری اٹل بہاری پنڈا صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے دیش بھارت کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس ملک کے رہنے والے دو بڑی قوم ہندو اور مسلمان آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہیں بعدہٗ خاکسار کی تقریر ہوئی خاکسار نے موعود اقوامِ عالم کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے قرآن مجید احادیث۔ بھگوت گیتا کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پیش کیا۔ اس کے بعد شری رام رنجن پانی جو کہ اس ایریا کے مکھیا ہیں نے ہندو مسلم اتحاد پر تقریر کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کی مساعی کو بہت سراہا بعدہٗ شری راجندر ناتھ پاٹھک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت پر تقریر کی بعدہٗ صدر مجلس نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس علاقہ میں اس طرح کا یہ پہلا جلسہ ہے جس میں ایک ہی سٹیج پر تمام دھرموں کی خوبیاں ہمارے سامنے پیش کی گئیں اس طرح کے جلسے بار بار ہونے چاہئیں۔ کیونکہ ان کے ذریعے ہی آپس کا تفرقہ دور ہو سکتا ہے بالآخر مکرم منور احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز نے جماعت کی طرف سے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ بہت کامیاب رہا اور کثرت سے ہندو اور غیر احمدی دوست شریکِ جلسہ ہوئے اس موقعہ پر کثیر تعداد میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی دور تک پہنچانے کے لئے باقاعدہ مائیک کا انتظام کیا گیا تھا جماعتِ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز سے تقریباً ساٹھ خدام اپنے خرچ پر لاری کر کے جلسہ میں آئے اور جلسہ کا انتظام احسن رنگ میں کیا فجزاہم اللہ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس حقیر کوشش کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

خاکسار: شمس الحق خان معلم وقفِ جدید موسیٰ بنی مائنز (بہار)

اخبارِ قادیان

○— گزشتہ ہفتہ مورخہ ۸ر ۵ کو مکرم مستری منظور احمد صاحب درویش نے اپنے بیٹے مکرم منوّر احمد صاحب کی طرف سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کر کے تین صد کے قریب مرد و زن کو مدعو کیا۔ مستری صاحب موصوف نے مختلف مدات میں ۴۲ روپیہ ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ تعالیٰ

○— ہفتہ زیرِ اشاعت مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی اہلیہ اوّل کی آنکھ کے موتیا بند کا کامیاب اپریشن ہوا۔ محترم ملک صاحب کی اہلیہ ثانی بھی ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض سے دوچار ہیں ہر دو کی کامل صحت و شفایابی کے لئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○— مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور ایڈیٹر بدر کی اہلیہ محترمہ بعض عوارض سے بیمار ہیں بٹالہ لے جا کر لیڈی ڈاکٹر کو دکھلایا گیا۔ علاج جاری ہے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○— مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش مرحوم کی اہلیہ صاحبہ مکرم بشیر احمد صاحب تبسم مرحوم کی لڑکی بیمار اور زیرِ علاج ہیں۔ مکرم مستری دین محمد صاحب شگلی کے بیٹے نیر الدین کو نمونیہ پیشاب کی تکلیف ہو گئی تھی اب افاقہ ہے۔ شکیل احمد صاحب کارکن نظارت علیا اور سعید نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال کی اہلیہ صاحبہ بیمار تھیں اب رو بصحت ہیں علاج جاری ہے۔

احباب ان تمام مریضوں کی کامل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواستِ دعا

(۱) میرے بھائی جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ پنجاب اسمبلی کے الیکشن میں حلقہ کاہنووان سے بطور کانگرس (آئی) اُمیدوار الیکشن میں حصہ لے رہے ہیں احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ محترم باجوہ صاحب کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

(سردار) آتما سنگھ ڈھلوں قادیان

(۲) مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب سیکرٹری مالی جماعتِ احمدیہ بنگلور بغرض علاج ان دنوں ہسپتال میں داخل ہیں موصوف کی مکمل صحت و شفایابی اور دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی کے لئے تمام بزرگان و احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

مدراس میں دوسری تامل ناڈو احمدیہ سالانہ کانفرنس

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۶-۲۷ شہادت (اپریل ۱۹۸۰ء) بروز ہفتہ اور اتوار کو تامل ناڈو احمدیہ کانفرنس نہایت شاندار اور وسیع پیمانہ پر منعقد ہوئی۔

اس کانفرنس کے جملہ انتظامات کی احسن طریق پر انجام دہی کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل دی جا کر مختلف شعبہ جات تقسیم کئے گئے تھے۔ اس کانفرنس میں شرکت اور تقریر کرنے کے لئے مختلف مذاہب اور شعبہ ہائے زندگی کے ساتھ تعلق رکھنے والی سرکردہ شخصیتوں سے ملاقات کی گئی۔

اس کانفرنس کے بارہ میں تمام شہر اور مضافات میں خوب تشہیر کی گئی۔ انگریزی اخبار HINDU اور INDIAN EXPRESS اور تامل اخبار DINAMANI میں اشتہار دیا گیا۔ نیز اس دو روزہ کانفرنس کے بارہ میں تمام اخبارات میں "آج کا پروگرام" کالم میں اعلان شائع ہوا علاوہ ازیں تامل اور اردو کے بڑے بڑے پوسٹروں کے ذریعہ تمام ... میں تشہیر کی گئی۔

یہ کانفرنس احمدیہ مسلم مشن کے وسیع و عریض ہال میں منعقد ہوئی تھی۔ اس وجہ سے ہال کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور قمقموں سے خوب آراستہ اور مزین کیا گیا تھا۔

مہمانانِ کرام

یہ ہمارے لئے انتہائی خوش قسمتی ہے کہ اس کانفرنس میں شرکت کیلئے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مورخہ ۲۶ شہادت (اپریل) کی صبح مدراس تشریف لائے۔ آپ کا نہایت پرتپاک استقبال کیا گیا۔ آپکی تشریف آوری سے دو روز قبل محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ تشریف لائے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد اور محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سکندر آباد سے ... حیدر آباد سے آیا ہوا تھا۔ نیز مکرم مولوی غلام نبی صاحب مبلغ انچارج بمبئی اور مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ میلا پالم محترم سید داؤد احمد صاحب مع اہل و عیال اور اسی طرح جماعت ہائے شنکرن کوئل میلا پالم سے بھی احباب جماعت تشریف لائے ہوئے تھے۔

تقریری مقابلہ

مورخہ ۲۶ شہادت (اپریل) صبح ۱/۲ ۱۰ بجے مشن ہاؤز کے ہال میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا ایک تقریری مقابلہ ہوا جس میں اردو تامل اور انگریزی میں تقریریں ہوئیں اور اول، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات کا مستحق قرار دیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ کا اجلاس

اسی دن شام کو چار بجے زیر صدارت محترمہ حضرت سیدہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ مدظلہا العالی لجنہ اماء اللہ کا ایک تربیتی و تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں مستورات اور بچوں نے شرکت کی۔

جلسہ کا آغاز

مورخہ ۲۷ شہادت (اپریل ۱۹۸۰ء) صبح ۱۰ بجے مشن ہاؤز کے وسیع و عریض ہال میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ادا کرتے رہے۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم عبد ... م صاحب حیدر آبادی کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے اردو اور تامل میں خطبہ استقبالیہ پڑھ کر سنایا جس میں جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض اور اس کی بین الاقوامی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی گئی۔ یہ طبع شدہ خطبہ استقبالیہ سامعین میں تقسیم کیا گیا۔

اس کے بعد خاکسار نے گورنر آف تامل ناڈو مسٹر پربھوداس پٹواری اور دیگر جماعتوں سے موصولہ پیغامات پڑھ کر سنائے۔

ان پیغامات کے سنائے جانے کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ایم اے ... پی ایچ ڈی نے اسلام اور علم ہیئت کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے مختلف قرآنی آیات کی بنیاد پر آج کل سائنسی دنیا نے جو ترقیات کی ہیں اور ماہر فلکیات نے جو جو انکشافات کئے ہیں ان کا تطابق کرتے ہوئے نہایت مدلل رنگ میں ثابت فرمایا کہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کا کلام اور سائنس خدا تعالیٰ کا عمل ہے۔

بعدہٗ مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ میلا پالم نے ہستی باری تعالیٰ کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے مختلف عقلی اور نقلی دلائل سے خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر روشنی ڈالی

تیسری تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج بمبئی کی تھی۔ آپ نے حضرت رسول کریم صلعم کے ساتھ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے نظیر عقیدت اور عشق و محبت پر بہترین پیرایہ میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام نبوت پر بھی روشنی ڈالی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمائی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے متعلق علماء اسلام کی طرف سے پیدا کی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے مخصوص عقائد پر روشنی ڈالی۔ اور حضرت رسول کریم صلعم کی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق پیشگوئی فرمودہ کئی علامات کا ذکر کرتے ہوئے ان سب کو بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر مدلل رنگ میں چسپاں کیا۔

صدارتی تقریر

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد جماعت احمدیہ کے قیام اس کی عالمگیر کامیاب ... سرگرمیاں وغیرہ امور پر روشنی ڈالتے ہوئے غلبہ اسلام ... ادیان عالم کے ... جماعت احمدیہ کی ... عظیم الشان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ان دو تقریروں کا ... تامل میں ساتھ ساتھ ترجمہ ... سناتا رہا۔

اجلاس کے اختتام پر نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد سب کی خدمت میں پرتکلف کھانا پیش کیا گیا۔ جماعت احمدیہ مدراس کے تمام کے تمام احباب اور مستورات اور بچگان نے اپنے اپنے گھروں کو مقفل کر کے سارا دن مشن ہاؤز میں ہی گذارنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس وجہ سے سب کے لئے دوپہر اور رات کے کھانے کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔

دوسرا اجلاس

اسی دن شام کے ۵ بجے زیر صدارت محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دوسرے اجلاس کی کارروائی محترم حافظ صالح محمد الہ دین کی تلاوت قران مجید سے شروع ہوئی۔

تعارفی تقریر۔ سب سے پہلے محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر جماعت احمدیہ مدراس نے اپنی تعارفی تقریر میں اس جلسہ کی اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ ہماری یہ دوسری نشست INTERFAITHS MEET کے عنوان پر مختلف مذاہب کی تعلیمات کو ایک ہی پلیٹ فارم پر مختلف مذاہب کے نمائندگان کی طرف سے پیش کرنے کے لئے مخصوص کی گئی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر AMERICAN INSTITUTE OF INDIAN STUDIES کے انگریز نمائندہ MR. WAYNEY SURDAM کی ہوئی۔ آپ نے اسلام عیسائیت اور ہندو مذہبوں کی تعلیمات میں جو یکجہتی اور یگانگت پائی جاتی ہے اس پر روشنی ڈالی۔

بعدہٗ شری ایم۔ پی شیو نانم چیرمین مدراس لیجسلیٹو کونسل نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مجھے اس کانفرنس میں نوجوانوں کی اکثریت دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے کہ اس جماعت نے نوجوانوں پر اپنا پورا کنٹرول قائم کیا ہے

آپ نے بتایا کہ تمام مذاہب کی عمومی تعلیم اور تمام مذاہب کی جان توحید ہے ایک سے زائد جتنے بھی خدا ہیں وہ سب کے سب نقلی ہیں

مجھے ہندو مذہب کی نسبت اسلام کی یہ تعلیم بہت ہی پیاری لگ رہی ہے کہ اسلام میں اونچ نیچ کا کوئی فرق نہیں ہے

اس کے بعد ڈاکٹر بی۔ وی۔ ریڈی صدر بین الاقوامی یوگا INTERNATIONAL YOGA ... اور یہاں کے ویدک اتحاد کی شری ... شری نواس نے تقریریں کیں۔

باقی صفحہ ... پر ملاحظہ فرمائیے

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری [illegible] شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں [illegible] کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر [illegible] کے اندر اندر تحریری طور پر سیکرٹری [illegible] سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۴۱۳ ۔ میں مسمی شان محمد ولد [illegible] خان قوم ملکانہ پیشہ کاشت کاری عمر ۴۷ سال پیدائشی [illegible] ساکن [illegible] ڈاکخانہ [illegible] ضلع آگرہ صوبہ یو۔پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ غیر منقولہ جائداد [illegible] ہے۔ [illegible] بیگھہ زمین کی قیمت اندازاً بیس ہزار روپیہ ہے۔ مکان کچا [illegible] کی قیمت [illegible] روپیہ (۳) آٹے کی چکی جس کی مالیت ۱۵۰۰/- روپیہ ہے [illegible] کی قیمت ۱۵۰۰/- روپیہ ہے (۵) ٹریکٹر جس کی قیمت ۲۰۰۰/- روپیہ ہے [illegible] ۸۰ ہزار روپیہ ہے۔ اس وقت مجھ پر ۳۵۰۰/- روپیہ قرضہ ہے جو گورنمنٹ کے [illegible] ہے۔ اس مذکورہ جائداد میں [illegible] آمد ایک ہزار روپیہ ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری [illegible] ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی [illegible] صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ [illegible] جائداد کی [illegible] داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان [illegible] وصیت کی [illegible] اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا

گواہ شد — عبداللطیف ملکانہ

العبد — شان محمد خان

گواہ شد — محمد بشیر خان ساکن [illegible] آگرہ

وصیت نمبر ۱۴۴۱۷ ۔ میں وحید الدین ولد مکرم [illegible] راجپوت، پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی [illegible] ساکن قادیان، ڈاکخانہ قادیان، ضلع گورداسپور، صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۸/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے سوائے ایک عدد دستی گھڑی جس کی قیمت اندازاً ۲۵۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔ نیز میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں۔ اس وقت مجھے ۲۶۵/- روپیہ [illegible] ملتا ہے جس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز بعد میں [illegible] جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو [illegible] گا۔ اور اس پر [illegible] کی وصیت لاگو ہوگی اور اسی طرح میری وفات کے بعد [illegible] پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت لاگو ہوگی۔ نیز میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — ملک صلاح الدین درویش، [illegible]

العبد — وحید الدین

گواہ شد — بشارت احمد حمید، کارکن دفتر تحریک جدید قادیان

وصیت نمبر ۱۴۴۱۸ ۔ میں صادقہ بیگم زوجہ محمد انعام ذاکر قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر [illegible] سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور، صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں، منقولہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) [illegible] طلائی وزنی ایک تولہ اندازاً ۱۲۰۰/- روپیہ (۲) [illegible] وزنی [illegible] آنہ جس کی قیمت اندازاً ۴۵۰/- روپیہ (۳) ایک عدد نقشی [illegible] وزنی ۴ آنہ بھر قیمت اندازاً ۱۵۰/- روپیہ کل وزن ۲½ تولہ قیمت اندازاً ۱۸۰۰/- روپیہ۔ مہر [illegible] ۱۰۰۰/- روپیہ۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر آئندہ کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو دیتی رہوں گی نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — عبداللطیف ملکانہ، کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان

العبد — صادقہ بیگم

گواہ شد — محمد انعام [illegible]، خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۴۲۲ ۔ میں نصرت بیگم بنت مکرم محمد دین صاحب بدر قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور، صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائداد میں ایک عدد گھڑی مالیتی ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمہ ہوں اور مجھے اس وقت ماہوار تنخواہ ۲۵۵/- روپیہ ملتی ہے۔ میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر آئندہ کوئی آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو دیتی رہوں گی نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — عبداللطیف ملکانہ، کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان

الامستہ — نصرت بیگم

گواہ شد — محمد دین بدر، والد موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۴۲۱ ۔ میں سید صباح الدین ولد سید صمصام الدین مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائداد ایک گھڑی قیمت اندازاً ۱۵۰/- روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں۔ نیز میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں اور اس وقت مجھے ماہوار تنخواہ ۲۲۵/- روپیہ اور ۳۵/- روپیہ مہنگائی الاؤنس کل ۲۶۰/- روپیہ ملتے ہیں۔ میں مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر اپنی زندگی میں کوئی آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات جو بھی ترکہ ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ اللھم آمین۔

گواہ شد — گیانی عبداللطیف درویش

العبد — سید صباح الدین

گواہ شد — غلام قادر درویش

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد [illegible] مدرسہ احمدیہ قادیان کی اہلیہ محترمہ مدراس کے ایک سرکاری ہسپتال میں داخل ہیں جہاں آپ کے دل کے والو کا اپریشن ہونا ہے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے اطلاع دی ہے کہ اس سلسلہ میں ٹیسٹ مکمل ہو چکے ہیں۔ اب ڈاکٹر نے اپریشن کی تاریخ مقرر کرنی ہے۔ کامیاب اپریشن کیلئے احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری پیغام — بقیہ صفحہ اوّل

۞ — سپین میں مسجد کے لئے زمین کی خرید اور حکومت سے مسجد تعمیر کرنے کی اجازت۔

۞ — قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی وسیع پیمانہ پر اشاعت۔

۞ — ادائیگی حقوق طلباء کے نظام کا اجراء۔

یہ وہ شیریں پھل ہیں جو ابھی صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے ذریعہ حاصل ہوئے اور ان میں دن بدن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اضافہ ہو رہا ہے۔

اس منصوبہ کا ساتواں مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ میں اپنے تمام عزیز بھائیوں اور بہنوں کو جو کہ دنیا کے کسی حصہ میں رہتے ہوں توجہ دلاتا ہوں کہ آپ پہلے سے بڑھ کر اس فنڈ کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی مساعی کو تیز تر کر دیجئے اور غلبہ دین خاتم الانبیاء کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہئے۔ اپنے وعدوں کو مرحلہ وار معوفی سے بھی زیادہ پورا کیجئے اور جو اس وقت اس مالی تحریک میں شامل نہیں ہو سکے یا جن کو اللہ تعالیٰ نے اب مالی فراخی دی ہے وہ اب اس میں شامل ہو جائیں اور وعدوں کو اپنی استطاعت کے مطابق کر دیجئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دے اور آپ کی قربانیوں کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔ والسلام

خاکسار:- (دستخط) مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

تامل ناڈو سالانہ کانفرنس — بقیہ صفحہ ۹

اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے قومی یکجہتی اور امن عالم کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اسلام کی پُرامن تعلیمات پر روشنی ڈالی اور اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو عالمگیر سرگرمیاں ہو رہی ہیں ان کا بہترین پیرائے میں ذکر فرمایا۔

اس کے بعد پروفیسر ایم رام لنگم ایم اے نے ہندو مذہب پر اور مکرم دیوانا ئیکم ایم اے نے عیسائیت پر تقریر کی۔

اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم محی الدین علی صاحب کی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے موضوع پر ہوئی۔ اس کے بعد مکرم الحاج سابیڈ محمد معین الدین صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں بتایا کہ اس زمانہ میں تمام ادیان کو ایک پلیٹ فارم پر اسلام کی بنیاد پر جمع کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا نیز آپ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی روشنی ڈالی۔

اس کے بعد محترم نوجوان صاحب نے شکریہ ادا کیا اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعدہ یہ جلسہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نیک دلوں میں ایک خوشگوار تبدیلی پیدا فرمائے آمین

ضروری اعلان برائے امتحان ناصرات و لجنات اماء اللہ بھارت

لائحہ عمل ۸۰ء کے مطابق ناصرات الاحمدیہ بھارت کا امتحان مورخہ ۲۹ جون کو ہونا تھا لیکن ماہ رمضان کی وجہ سے لجنہ اماء اللہ کا امتحان ماہ اگست کے آخری اتوار کو کر دیا گیا ہے۔ براہ مہربانی امتحان دینے والی ممبرات لجنہ و ناصرات کی تعداد سے جلد از جلد اطلاع دیں تاکہ پرچے چھپوائے جا سکیں۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

جماعت کی تعلیمی ترقی کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشادات

بقیہ صفحہ نمبر (۲)

کی مدد کرے گی تاہم آج ہر احمدی بچے کو ایک نظام میں باندھنا ضروری ہے اس لئے میں دفتر کو ہدایت دیتا ہوں کہ وہ ضلع وار اور پائیدار شکل میں رجسٹر بنا لیں۔ پانچویں جماعت سے پی ایچ ڈی تک ہر ذہین بچے پر شفقت کی نظر رکھیں ہر ایک بچے سے اس طرح تعلق رکھیں جس طرح طبیب کی انگلیوں کا بیمار کی نبض سے تعلق ہوتا ہے جماعتیں اس بات کا خیال رکھیں کہ پہلی کلاس سے آخری کلاس تک کوئی احمدی بچہ نہ رہے جس نے اس سال امتحان دیا اور مجھے اس کا خط نہ آئے اس بنیاد پر دفتر نے رجسٹر بنانے ہیں۔

(۳)

جماعت احمدیہ میں اگلے دس سال میں (اور پھر ہمیشہ کے لئے) اسکول کی عمر کا کوئی ایسا بچہ نہیں ہونا چاہئے جو میٹرک سے پہلے اسکول چھوڑ دے ہر احمدی لڑکا میٹرک ضرور پاس کرے اور ہر لڑکی مڈل ضرور پاس کرے جماعت اس بات کی بھی کوشش کرے کہ بچیوں کے لئے بھی ایسا انتظام ہو جائے کہ آئندہ ہر لڑکی کے لئے میٹرک تک پہنچنا ممکن ہو جائے

(۴)

بیرونی ملکوں کے بارے میں جائزہ لیا جا رہا ہے سر دست یہ سکیم صرف پاکستان۔ بھارت۔ بنگلہ دیش کی جماعتوں کے لئے ہے جو ۱۹۸۰ء سے شروع ہوئی ہے۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:-52325/52686 P.P.
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز۔
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز۔
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یوپی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32, SECOND Main Road
C.I.T Colony
MADRAS-600004-Phone no:-76360

درخواست دعا:- عزیز شمس الدین مبارک ابن مکرم مولوی حنیف احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی امتحان بی۔ایس۔سی فائنل میں نمایاں کامیابی نیز مکرم مولوی صاحب موصوف کی اہلیہ محترمہ بیگم بی صاحبہ جو عرصہ قریباً ایک سال سے بعارضہ فالج فریش ہیں کی کامل صحت و شفایابی کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

ضروری اعلان

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۸ اخاء (اکتوبر) ۱۹۷۹ء کو مجلس انصار اللہ کے ۲۲ویں سالانہ اجتماع سے اختتامی خطاب فرماتے ہوئے غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کے تعلق میں ایک عظیم الشان تاریخی روحانی پروگرام کا جماعت کے عمل درآمد کے لئے اعلان فرمایا ہے۔ اس روحانی پروگرام میں جماعت کو جہاں روحانی علوم کے حصول واکتساب کی تلقین فرمائی وہاں دنیوی علوم کے حاصل کرنے کی بھی خصوصیت سے توجہ دلائی۔ حضور پُرنور نے اس پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ غلبۂ اسلام کی صدی کے ابتداء میں صرف دس سال کا عرصہ باقی ہے "اس دس سال میں یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ہمارا کوئی بچہ میٹرک کی تعلیم سے کم نہ ہو (اور) جو بچے ذہین نکلیں ان کو آگے پڑھانے کی جماعت ذمہ دار ہے تاکہ ہم پر اللہ تعالیٰ نے جو اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ ہم غریبوں کے گھروں میں ذہین بچے پیدا کر دئے اور ذہانت سے ہماری جھولیاں بھر دی ہیں۔ ہم ان سے بے اعتنائی کر کے ناشکرے نہ بنیں"۔ چنانچہ حضرت اقدس کے اس ارشادِ گرامی کی تعمیل واحترام میں صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ حضور پُرنور کے اس منشاء مبارک کی تکمیل وتعمیل کی جانب خصوصی توجہ فرمائیں اور گذشتہ سال جماعت کے جن بچوں نے پرائمری۔ مڈل یا میٹرک میں فرسٹ ڈویژن حاصل کر تے ہوئے نمایاں کامیابی حاصل کی ہو ان کے مندرجہ ذیل کوائف سے نظارت ہذا کو بعجلت ممکنہ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ ان ذہین طباع بچوں کی آئندہ تعلیم کے تعلق میں ضروری کارروائی کی جا سکے۔

۱۔ بچہ کا نام اور اس کے والد اور سرپرست کا مکمل پتہ

۲۔ بچہ کے پرائمری مڈل یا میٹرک میں حاصل کردہ نمبرات مع وضاحت مضامین [illegible]

۳۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد بچہ کا موجودہ شغل۔ اگر وہ کالج میں [illegible] رہا ہے تو اس کی موجودہ تعلیمی کیفیت کیسی ہے؟

۴۔ اگر بچہ نے فرسٹ ڈویژن میں کامیابی حاصل کرنے کے باوجود آئندہ تعلیم ترک کر دی ہو تو اس ترکِ تعلیم کی کیا وجوہات تھیں؟

۵۔ بچہ اور بچہ کے والدین کی جماعت کے ساتھ وابستگی اور تعلق کی کیفیت اور نوعیت کی ضروری وضاحت۔

اُمید ہے کہ صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ ہندوستان اس بارہ میں اطلاعات سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں گے۔

ناظر تعلیم قادیان

منظوری انتخاب زعماء مجالس انصار اللہ بھارت

مندرجہ ذیل زعماء مجالس انصار اللہ بھارت کی ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء تک کیلئے منظوری دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمتِ سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

نمبر شمار	نام مجلس	نام زعماء
۲۱	شموگہ	مکرم سید خلیل احمد صاحب زعیم
۲۲	موریاکنی	" ٹی محمد صاحب زعیم
۲۳	ساگر	" عبد الحمید شریف صاحب زعیم
۲۴	مرکرہ	" جی اے فخر الدین صاحب زعیم
۲۵	آسنور	" محمد یعقوب بیگ صاحب زعیم
۲۶	جمشید پور	" ڈاکٹر سید حمید الدین احمد صاحب زعیم
۲۷	سرینگر	" بابو غلام رسول صاحب زعیم
۲۸	پلنگاڈی	" این کنجی احمد صاحب زعیم
۲۹	کرڈاپلی	" شیخ قمر علی صاحب زعیم
۳۰	ینکال	" محمد فرقان علی صاحب زعیم

ضروری نوٹ:۔ جن مجالس میں زعماء مجالس انصار اللہ کے انتخابات ۳۱ دسمبر ۱۹۷۹ء سے قبل ہوئے تھے اور انہوں نے ابھی تک دوبارہ انتخاب نہیں کرایا اُن جماعتوں کے صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد انتخاب کروا کر مرکز سے منظوری حاصل کریں۔

مالی قربانیوں کے متعلق تازہ ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کی اکسٹھویں مجلس مشاورت مارچ ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر نمائندگان شوریٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"غلبۂ اسلام کی صدی جتنی قریب آرہی ہے اتنی ہی ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں ....اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم جو آخری حد امکان ہے اس کے مطابق قربانی پیش کر دیں .... اگر ہم محض چند ٹکڑوں کی کمی کی وجہ سے مالی لحاظ سے پیچھے رہ جائیں تو یہ بہت افسوس کی بات ہوگی"۔

نیز فرمایا:۔

"دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ وہ سارے وعدے پورے کرے اور ہم نے اور آپ نے جو وعدے کئے ہیں اس کے لئے مالوں اور جانوں سمیت ہر چیز میں برکت پڑے .... جس خدا کا ہاتھ ہم نے پکڑا ہے اس میں کوئی کمزوری واقع نہیں ہو سکتی کمزوری تو ہم میں پیدا ہوتی ہے اس لئے کوشش کرو کہ ہم میں کوئی کمی پیدا نہ ہو۔"

(بدر قادیان ۲۴ اپریل ۱۹۸۰ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات مزید کسی تشریح کے محتاج نہیں ہیں جماعتِ احمدیہ کا ہر مخلص فرد جس نے خدمتِ سلسلہ اور دینِ اسلام کی اشاعت اور ترقی کے لئے اپنی مقامی جماعت کے بجٹ میں چندہ دینے کے لئے اپنا نام نوٹ کرایا ہوا ہے اُن کا فرض ہے کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق اپنے ذمہ چندہ جات کی رقوم مقامی سیکرٹری صاحب مال کو ادا کر کے اپنے وعدہ کو جلد پورا کرے۔ اور اپنے ذمہ کوئی بقایا نہ رہنے دے۔ [illegible] کے ساتھ ہی جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی [illegible] باشرح چندہ ادا کرنے میں باقاعدگی اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کے وارث بنیں اللہ تعالیٰ اُن کے رزق اور مال میں خیر وبرکت دے گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"[illegible] تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ [illegible] پائے گا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۰۹)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے [illegible] غلبۂ اسلام کی خاطر ہم سب کو بزرگان کے منشاء کے مطابق خدمتِ دین کے لئے مالی قربانیاں [illegible] اور صحیح آمد پر اپنے ذمہ لازمی چندہ جات ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے رزق اور اموال میں خیر وبرکت عطا کرے آمین:

ناظر بیت المال آمد قادیان

قرآن مجید اور اخبار بدر لائبریریوں میں رکھوائیے

بڑے شہروں کی اعلیٰ پایہ کی لائبریریوں میں قرآن مجید (انگریزی) رکھوانا اور بدر ان کے نام جاری کرانا تبلیغ احمدیت کا مؤثر ذریعہ ہے۔ جو جماعتیں ایسا کرنا چاہیں وہ وکالت تبشیر وتعلیم تحریک جدید سے رابطہ پیدا کریں دوست اپنے طرف سے بھی رکھوا سکتے ہیں۔ چنانچہ جناب سید فضل احمد صاحب (آئی۔ جی پولیس بہار) نے دو قرآن مجید ذاتی طور پر ایک نہایت اعلیٰ پایہ لائبریری میں رکھوائے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء

مرزا وسیم احمد
وکیل التبشیر والتعلیم تحریک جدید قادیان

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار بدر خود خرید کر پڑھے ۔۔ (مینجر بدر)